محمد بلال

ایک عراقی کا سوال

یہ مارچ ۲۰۰۳ کی ۲۸ تاریخ تھی۔اس کی رات میں بھی عراقیوں پر قیامت ٹوٹی تھی۔ بغداد کی شہری آبادی پر تعلیم اور تہذیب کے علم برداروں نے بدترین بم باری کی تھی۔لاشوں اورزخمیوں کے ڈھیر لگ گئے تھے۔ہسپتالوں کے کمرے اور برآمدے ناکافی ہوگئے تھے۔ٹی وی لاشوں کے دل ہلا دینے والے منظر دکھا رہا تھا۔ایک عراقی ایک لاش کے پاس کھڑا چلا رہا تھا:

''یہ ابھی ایک گھنٹا پہلے نماز پڑھ رہا تھا...یہ اب بولتا کیوں نہیں؟''

میں نے یہ سوال سنا تو میری زبان سے تو کچھ نہ نکلا، مگر میرے دل نے بے اختیار کہا:

''میرے بھائی، یہ اس لیے خاموش ہے کہ یہ اس سوال کا جواب دینے کا ذمہ دار نہیں ہے۔اس زندہ کو مردہ بنانے والے، اس زندگی کو موت میں بدلنے والے، اس آواز کو سکوت میں ڈھالنے والے کچھ اور لوگ ہیں۔تمھارے سوال کا جواب دینے کے ذمہ دار کچھ اور لوگ ہیں۔اور وہ لوگ بھی درحقیقت لاشیں ہیں، مگر زندہ لاشیں۔ان کا صرف حیوانی وجود زندہ ہے۔ان کی صرف حرص وہوس زندہ ہے۔ان کا صرف جوشِ جنوں زندہ ہے۔مگر ان کے دل کو کفنایا جا چکا ہے۔ان کے ضمیر کا جنازہ اٹھایا جا چکا ہے۔ان کے شعور کو دفنایا جا چکا ہے۔

تم یہ سوال ان زندہ لاشوں سے پوچھو، جن کی آنکھوں میں برتری کا خواب خون بن کر اتر آیا ہے۔ جو امکانی خطرے کو جنگ کا جواز بنا کر اتھاہ پستیوں میں گر چکے ہیں۔ جو اپنے مفادات کی خاطر دوسروں کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جو اپنی زندگی کی آسایشوں کی خاطر دوسروں کی زندگی چھیننے پر تیار ہو گئے ہیں۔ جو کائنات کو تسخیر کرتے کرتے پتھر کے زمانے میں جا پڑے ہیں۔

تم یہ سوال ان زندہ لاشوں سے پوچھو جنھوں نے ایران پر حملہ کیا تھا۔جنھوں نے کویت پر دھاوا بول دیا تھا۔جنھوں نے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

کویت پر قبضہ کرنے کے بعد اسے اپنا صوبہ قرار دے دیا تھا۔جن کا کویت کے ذکر کرنے پر یہ کہنا تھا کہ اس کا ذکر نہ کریں، کویت اب ایک قصۂ ماضی ہے۔

تم یہ سوال ان زندہ لاشوں سے پوچھو جنھیں خدا نے سیال سونے کے سمندروں سے نوازا، مگر انھوں نے کتب خانے اور تجربہ گاہیں بنانے کے بجائے اپنے وسیع محلات تعمیر کیے اور رنگین عشرت کدے سجائے۔ جنھیں خدا نے اقتدار دیا، مگر انھوں نے اسے اپنا ذاتی خزانہ سمجھ لیا اور اس پر سانپ بن کر بیٹھ گئے۔ جو مسلمان ہونے اور اس دور میں پیدا ہونے کے باوجود بادشاہ سلامت بن گئے۔ جنھوں نے تمھارے ہاتھ میں بندوق پکڑا کر تمھیں ہزاروں ٹینکوں سے مقابلہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ جنھوں نے بموں کی طوفانی بارش سے لڑنے کے لیے تمھیں نہتا کھلے میدان میں اتار دیا۔

مگر یہ زندہ لاشیں بھی نہیں بولیں گی۔ یہ تمھیں اس قابل ہی نہیں سمجھتیں کہ تمھارے سوال کا جواب دیں۔ ایسے میں مایوسی بھی تم پر حملہ کر دے گی۔ بے عملی بھی تمھیں مغلوب کرنے کوشش کرے گی، مگر تم کو مایوس نہیں ہونا۔ میدان عمل نہیں چھوڑنا۔ تاریکی سورج ڈوبنے سے نہیں، امید ٹوٹنے سے پھیلتی ہے۔ تم کو جلد از جلد امن خریدنا ہے۔ دنیا میں اپنا تاثر بدلنا ہے۔ پوری سرگرمی اور دل سوزی کے ساتھ ہر سطح پر اور ہر شکل میں تعلیم کا اہتمام کرنا ہے۔ ان زندہ لاشوں نے جو تاریکی پھیلا دی ہے، تم کو اس میں ہمت اور حکمت کے ساتھ یہ چراغ جلانا ہے۔ اور تیز ہواؤں کے باوجود اسے جلائے رکھنا ہے۔ زرد پتوں سے بھرے ہونے کے باوجود، اسی آنگن میں نیا پیڑ لگانا ہے۔ ہجوم میں گھرے ہونے کے باوجود، اسی ہجوم سے کارواں بنانا ہے۔ اور آبشاروں کی یہ صدا سنتے رہنا ہے کہ عزم سفر ہو تو چٹانیں بھی راستہ بن جایا کرتی ہیں۔ اسی راستے کے سرے پر وہ منزل ہے جو اگر تم نے پالی تو پھر تمھیں دوبارہ ایسا سوال کرنے کی کبھی ضرورت نہیں پڑے گی۔

اور یہ حقیقت بھی ہر وقت یاد رکھنی ہے کہ اس ورلڈ آرڈر نے ہمیشہ نہیں رہنا، بلکہ اس ورلڈ ہی نے ہمیشہ نہیں رہنا۔ ایک دن ایسا آنا ہے جب تاج اچھال دیے جانے ہیں۔ سرحدیں مٹا دی جانی ہیں۔ پہاڑ اڑا دیے جانے ہیں۔ سمندر سیلاب بنا دیے جانے ہیں۔ پھر رب کائنات کا عدل ظہور میں آئے گا۔ سپریم پاور کا تخت لگے گا۔ پھر وہ سب خوف سے کانپ رہے ہوں گے جو آج لاشوں پر لاشیں بچھا رہے ہیں اور ان پر قہقہے لگا رہے ہیں۔ تب ہر ظالم اور ہر قاتل؛ ہر مظلوم اور ہر مقتول کی مٹھی میں ہو گا۔ تب انھیں ایک ایک قتل کا حساب دینا ہوگا۔ ایک ایک قتل کے بدلے میں بار بار قتل ہونا ہوگا......اور یہ جو ابھی ایک گھنٹا پہلے نماز پڑھ رہا تھا اور اب بول نہیں رہا، یہ اُس وقت بولے گا، ہاں اُس وقت بولے گا۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org